ابو نعمان چیمہ ساہی وال

عیسائیوں اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں

- ساہیوال میں سرکاری اراضی پر عیسائیوں کا ناجائز قبضہ
- چک نمبر ۶-۱۱ ایل میں قادیانی عبادت گاہ پر پوسٹر کی تنصیب اور ٹی وی پر قادیانیت کی تبلیغ
- حکومت، عیسائی اور قادیانی مشنریوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو بند کرے
- مولانا محمد عبداللہ کے قاتلوں کو گرفتار کرے
- جان جوزف کی موت کے سلسلہ میں از سرِ نو تحقیقات کرائی جائے
- ملک سے سودی نظام فی الفور ختم کیا جائے

ضلع ساہیوال میں مختلف دینی جماعتوں کے زیرِ اہتمام یومِ احتجاج پر علماء کا خطاب

ساہیوال میں عیسائی، قادیانی مشنریوں کی ارتدادی سرگرمیوں، ناجائز عیسائی بستی کے قیام اور ضلعی حکام کی مسلسل چشم پوشی کے خلاف اسلامک ہیومن رائٹس کونسل کی اپیل پر مجلس احرار اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، پاکستان شریعت کونسل، حرکتہ المجاہدین اور علماء کونسل سمیت دینی جماعتوں کے زیر اہتمام "۲۳، اکتوبر کو "یوم احتجاج" منایا گیا۔ ساہیوال، چیچہ وطنی، ہڑپہ، کسووال اور نور شاہ سمیت ضلع کی تمام مساجد میں خطیبوں نے نماز جمعتہ المبارک کے اجتماعات میں اپنی تقریروں میں کہا کہ عیسائی، قادیانی مشنریوں، ہیومن رائٹس کمیشن اور سماجی و تعلیمی خدمات کی آڑ میں این جی اوز کی اشتعال انگیز کارروائیاں تشویش ناک حد تک بڑھ چکی ہیں جو ساہیوال کے امن کے لئے کسی بڑے حادثے کا پیش خیمہ بھی ہو سکتی ہیں۔ مرکزی جامع مسجد عید گاہ ساہیوال کے خطیب مولانا عبدالستار، قاری منظور احمد طاہر، مولانا محمد امین، قاری عبدالہادی، مولانا نور محمد، قاری محمد اقبال، قاری محمد طاہر، قاری شکیل احمد، قاری عبدالجبار، مولانا عبدالخالق رحمانی، قاری زاہد اقبال، مولانا محمد شفیع قاسمی، قاری عبدالغنی، مولانا عبدالرحمن، مولانا محمد جمیل، قاری محمد قاسم اور حافظ حبیب اللہ سمیت دو سو سے زائد مساجد میں علماء کرام نے صدائے احتجاج بلند کی اور کہا کہ ڈویژنل پبلک سکول ساہیوال کے ساتھ سرکاری اراضی پر پہلے عیسائیوں نے ناجائز قبضہ کیا اور اب اس کے جواز کی مذموم کوشش ہو رہی ہے۔ علماء نے کہا کہ ہم پرامن احتجاج کر رہے ہیں۔ لیکن اگر خالص مشنری بنیاد پر بننے والی اس بستی کو مسمار نہ کیا گیا تو مسلمانوں میں ردِ عمل پیدا ہونا فطری امر ہو گا اور پیش

آمدہ حالات کی ذمہ داری ہر گز مسلمانوں پر نہ ہو گی۔ علماء کرام نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ ۱۹۸۴ء میں ساہیوال میں دو مسلمان (حضرت قاری بشیر احمد، محمد اظہر رفیق) قادیانیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے اب پھر اس آرڈیننس پر عمل درآمد کی صورتحال ابتر ہے۔ چک نمبر ۶۔ ۱۱ ایل میں قادیانی اپنی عبادت گاہ پر بوسٹر لگا کر پی ٹی وی نشریات جام کر کے مرزا طاہر کی ارتدادی تقریری نشر کر رہے ہیں۔ علماء نے کہا کہ بشپ جان جوزف کی موت کے سلسلہ میں رینج کرائمز سے ازسر نو غیر جانبدارانہ تفتیش کرائی جائے تا کہ اصل واقعات سامنے آسکیں۔ علماء نے حکیم محمد سعید اور مولانا محمد عبداللہ کے وحشیانہ قتل اور ملک میں جاری مذہبی دہشت گردی کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے حکومت کی نااہلی قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ اس کشیدگی کے اصل محرکات کا جائزہ لینے کے لئے سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطحی کمیشن قائم کیا جائے۔ علماء نے شریعت بل کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ سودی نظام فی الفور ختم کیا جائے قبل ازیں ۲۲، اکتوبر کو ضلع بھر کے مذہبی رہنماؤں کا ایک اجلاس مرکزی جامع مسجد عید گاہ میں منعقد ہوا اجلاس میں احتجاجی تحریک کو منظم کرنے کے لئے اہم فیصلے کئے گئے اجلاس میں عبداللطیف خالد چیمہ، قاری زاہد اقبال۔ محمد اشرف ستی، مولانا عبدالستار، مولانا عبدالباقی، محمد اعظم ناصر، خلیل احمد، قاری محمد امین، مولانا احمد حاشمی، قاری عبدالغنی، مولانا محمد صدیق، حافظ محمد حقیق، مولانا عبدالرزاق اور مولانا عبدالحمید شاہ نے شرکت کی۔

ابو معاویہ رحمانی

- امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نے عہد صحابہ کی یاد تازہ کر دی ہے۔
- اسلام، جمہوریت کی بیساکھی سے نہیں، تبلیغ اور جہاد سے نافذ ہو گا۔
- مذہبی جماعتیں جمہوریت اور اسلام کو خلط ملط کرنے کا منافقانہ طرز عمل ترک کر دیں۔
- انگریز نے فریضۂ جہاد کو ختم کرنے کے لئے مرزا قادیانی کو تیار کیا۔
- دینی مدارس کے طلباء، معاش کے لئے نہیں بلکہ خدمت اسلام کے لئے تعلیم حاصل کریں۔

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کا سکھر میں مختلف اجتماعات سے خطاب

۲۸، اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ، مجلس احرار اسلام سکھر کے صدر ڈاکٹر ہادی بخش اعوان کے مرتب کردہ تبلیغی پروگرام پر سکھر تشریف لے گئے مرکزی دفتر کی ہدایت پر راقم بھی حضرت پیر جی کی معیت میں سکھر پہنچا۔ بعد العصر آپ نے مدرسہ جامعہ

اشرفیہ میں طلباء کو خطاب کیا اور بعد نماز عشاء، جامع مسجد الفاروق میں اور فجر کی نماز کے بعد بڑی مسجد میں درس قرآن دیا۔ آپ نے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:
انما لا عمال بالنیات اعمال کا دارومدار نیتوں پہر ہے۔
اعمال کے لئے نیت کی تصحیح ضروری ہے۔ اگر نیت صحیح نہیں تو پھر کسی بھی اچھے سے اچھے عمل کا کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ بجائے نجات کے الٹا عذاب ہوگا۔ اس لئے ہر اچھا کام کرنے سے پہلے اپنی نیت درست کر لینی چاہیے۔ اس لئے ہر طالب علم کو دین پڑھنے اور سیکھنے سے قبل اپنی نیت صحیح کرنی چاہیے۔ یعنی یہ کہ دین پڑھ کر اس کا بیوپار نہیں کروں گا۔ اور اس کو ذریعہ معاش نہیں بناؤں گا بلکہ دین پڑھ کر اسلام کی خدمت کروں گا اور اسلام کے نفاذ کے لئے کام کرتا رہوں گا۔ روزی کا ذمہ تو اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے اور وہی روزی دیگا۔ اگر محنت کرنی ہے تو دین اسلام پھیلانے اور حلال روزی کمانے کے لئے کرنی ہے۔ پہلے زمانہ میں دینی مدارس میں دین کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حکمت بھی پڑھائی جاتی تھی تاکہ دین پڑھ کر اس کو معاشی پریشانی نہ ہو۔ وہ حکمت اپنا کر اپنی معاشی ضرورت پوری کرتا تھا۔ اے کاش اب بھی دینی مدارس میں ایسا کوئی شعبہ قائم ہو جائے تاکہ تعلیم سے فراغت کے بعد دینی مدارس کے طلباء معاشی پریشانیوں کا شکار نہ ہوں۔ دین اور دنیا کی تعلیم میں یہی فرق ہے۔ کہ دنیا کی تعلیم حاصل کرنے والا اپنی تعلیم کو ذریعہ معاش بناتا ہے۔ بلکہ وہ تو تعلیم بھی اسی لئے حاصل کرتا ہے کہ اس کے ذریعے اپنا پیٹ پال سکے۔

مسلمانوں نے انگریز کے خلاف جہاد شروع کیا تو مرزا قادیانی کو انگریز نے عالم اسلام کے خلاف کھڑا کر کے پہلا فتویٰ دلایا کہ اب فریضہ جہاد منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اب جہاد کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہی۔ اس لئے کہ انگریز جانتا تھا کہ مسلمان اسلام کے نام پر اپنی جان تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتا اور جہاد اسلام کا ایک اہم رکن اور بنیاد ہے۔ اس لئے پہلے اس جہاد کو ہی ختم کرایا جائے۔ تاکہ مسلمانوں میں جہاد کے خلاف اختلاف شروع ہو جائے۔ اور انگریز کے خلاف کوئی تحریک کامیاب نہ ہو سکے۔ لیکن مسلمانوں نے علماء حق کی قیادت میں اس فتنہ کے خلاف پوری قوت سے آواز اٹھائی اور انگریز کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ آخر کار اسی جہاد کی برکت سے انگریز برصغیر سے اپنے اقتدار کی بساط لپیٹ کر چلا گیا۔ ۱۹۲۹ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے رفقاء نے ہندوستان میں مجاہدین کی ایک جماعت مجلس احرار اسلام کے نام سے قائم کی۔ جس نے انگریز اور اس کے خود کاشتہ پودے مرزائیت کے خلاف زبردست جہاد کیا۔ اکابر احرار نے مسلمانوں کو تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر جمع کیا اور تحریک تحفظ ختم نبوت شروع ہو گئی۔ ۱۹۳۴ء میں قادیان پہنچ کر مدرسہ و مسجد ختم نبوت کی بنیاد رکھی اور مرکز اسلام نام کر دیا۔ پاکستان بن گیا تو مرزائیوں نے پھر سر اٹھایا اور حکومت میں گھس کر حکومتی سرپرستی میں ارتداد کی تبلیغ کرنے لگے۔ اکابر احرار نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے لیکن بجائے اس کے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاتا الٹا سر ظفر اللہ قادیانی کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنا دیا۔ مسلمانوں کا اضطراب بڑھ گیا

اور تحریک زور پکڑ گئی بالآخر تیرہ ہزار مسلمانوں کو وقت کی مسلم لیگی حکومت نے شہید کر دیا۔ یہ تحریک بظاہر دب گئی لیکن ختم نہ ہوئی اور مطالبہ بھی جاری رہا آخر کار یہ فیصلہ ۱۹۷۴ء میں عمل میں آیا۔ ہم آج بھی اپنے بزرگوں کے اس نعرہ کو نئی نسل میں منتقل کر رہے ہیں۔

احرار چاہتے ہیں کہ اس دھرتی پر اللہ کا قانون نافذ ہو۔ جب تک اس دھرتی پر اللہ کا قانون اور نظام نافذ نہ ہوگا تب تک امن و سکون نہیں ہوگا۔

اسلام کے علاوہ تمام نظام کفر کی ایجاد ہیں تو ہم مسلمان کفر یہ نظام کو کیوں قبول کریں؟ اکابر احرار نے جمہوریت کے خلاف کام کیا ہے۔ اسلام، جمہوریت کی بیساکھی سے نہیں بلکہ تبلیغ و جہاد کے راستے سے نافذ کیا جا سکتا ہے۔ پچاس برسوں میں پاکستان کے حکمرانوں اور سیاسی جماعتوں نے عوام کا استحصال کیا اور ملک کے وسائل پر ناجائز قبضہ جما رکھا ہے۔ اب مذہبی جماعتوں اور دینی رہنماؤں کو ایک راستہ منتخب کرنا ہوگا۔ "جمہوریت یا اسلام" دونوں نظاموں کو خلط ملط کرنے کا منافقانہ طرز عمل ترک کرنا ہوگا۔ ہماری منزل دین کی حاکمیت قائم کرنا ہے اور یہ کام قربانی مانگتا ہے۔ جس کی کامیاب مثال افغانستان ہے۔ اسلام بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکالتا ہے۔ جب کہ کافرانہ جمہوریت سمیت تمام نظام بندوں کو بندوں کی غلامی میں جکڑنے کے نظام ہیں۔

اسلام ایسے نہیں آئے گا۔ اسلام وہ شخص نافذ کر سکتا ہے جو خود اس پر پابندی سے کاربند ہو۔ جو نہی عن المنکر پر عمل کرتا ہو۔ یہ سیاست دان اسلام نہیں لانے دیں گے۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ اسلام ووٹ اور اسمبلیوں کے ذریعہ سے بھی نہیں آئے گا۔ اسلام کمپیوٹر وما ئز سے بھی نہیں آ سکتا۔ اسلام صرف اور صرف قربانی مانگتا ہے اور پھر تبلیغ و جہاد سے اللہ کی حکومت قائم کرتا ہے۔ افغانستان والوں نے قربانی دی اور جانی و مالی نقصان اٹھایا ہے۔ تب جا کر وہاں اسلام آیا ہے۔

حکمران کہتا ہے کہ مولوی دہشت گرد ہے۔ پاکستان جب بنا تو مسلمانوں کو نعرہ دیا گیا لا الہ الا اللہ لیکن اسلام اور مسلمان کے ساتھ دھوکا ہوا۔ ۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت جس وقت ہماری جماعت کے ہزاروں رضاکار حکومتی درندوں نے شہید کئے وہ دہشت گردی نہ تھی؟ علماء تو صرف قرآن کا فرمان بتا رہے ہیں "انما المشرکون نجس" قرآن کے فیصلے کے مطابق مشرک نجس ہیں اور پاکستان میں اسلام کے مقابلہ میں مشرکین نجس کا قانون نافذ ہے۔ ہم تو صرف نشاندہی کر رہے ہیں فیصلہ تو قرآن کا ہے۔ لا اکراہ فی الدین کا معنی یہ ہے کہ کافر کو زبردستی کلمہ نہیں پڑھایا جا سکتا اسے ترغیب دی جاتی رہے۔ ہاں جس نے کلمہ نبی کا پڑھ لیا ہے تو اب اس پر دین کے پورے احکام بالجبر نافذ کرنے ہوں گے۔ کلمہ بھی پڑھے پھر نماز نہ پڑھے، زکوٰۃ نہ دے اور کہے کہ لا اکراہ فی الدین اب یہ نہ ہوگا اب تو اس کو نبی علیہ السلام کی تمام شریعت مطہرہ کے احکام ماننا پڑیں گے۔ اللہ کا حکم ہے کہ ادخلوا فی السلم کافۃ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔ ہمارے ملک کے سیاست دان زور سے کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور محب اسلام ہیں لیکن اسلام پر

مختلف انداز میں چہ میگوئیاں کرتے ہیں، تنقید کرتے ہیں۔ مثلاً پردے کے حکم کو لے لو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ عورت اپنے گھر میں رہے اور غیر محرم مرد کے سامنے کھل کر نہ آئے اس کے بارے میں آج کا تعلیم یافتہ طبقہ کہتا ہے کہ یہ دقیانوسی ہے، اس میں گھٹن ہے، پابندی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہمیں مولوی کا دین نہیں چاہیے، ہم پوچھتے ہیں کہ کیا مولوی دین خود بناتا ہے؟ اگر کوئی مولوی دین خود بناتا ہے تو وہ خود مرتد ہے، بے ایمان ہے، دین تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ بنایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہیں۔ دین تو نازل شدہ ہے۔ ہم اللہ کے نازل کردہ نظام کے مقابلہ میں مشرک بُس کے بنائے ہوئے قانون جمہوریت پر عمل پیرا ہیں۔ سیاستدان اب کہتا ہے کہ ہم کو طالبان کا اسلام نہیں چاہیے ہمارا سوال ہے کہ کیوں نہیں چاہیے؟ اس لئے کہ وہاں پورا اسلام نافذ العمل ہے۔ چور کی سزا قطع ید ہے، قتل کا بدلہ قتل، قصاص، دیت ہے۔ عورت کا پورا پردہ ہے اور اس کو پورا حق دیا جاتا ہے۔ امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد ایک چٹائی پر بیٹھ کر اپنی عدالت لگاتے ہیں۔ شرعی احکام جاری کرتے ہیں۔ اس نے تو صحابہ کرام کی سنت تازہ کر دکھائی ہے اور آج کا لیڈر کہتا ہے کہ اسلام میں کچھ ترمیم اور نرمی کرنی چاہیے۔ یہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے کہا تھا کہ آپ بتوں کی اتنی مخالفت نہ کریں اس میں کچھ ترمیم کریں۔ آج کا لیڈر مجتہد بن بیٹھا ہے۔ یاد رکھو کہ مجتہد صرف اور صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ جن کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے کسوٹی بنا دیا ہے کہ فاِن اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم بہ فقد اھتدو۔ یعنی صحابہ جیسا ایمان ہو گا تو قابل قبول ہو گا اور ہدایت بھی پاؤ گے۔

حضرت پیر جی دامت برکاتہم نے مختلف تقاریب میں جو کچھ ارشاد فرمایا یہ اس کا خلاصہ تھا۔ دو روزہ دورہ مکمل کر کے حضرت ملتان کے لئے روانہ ہو گئے۔

امیر الاحرار، ابنِ امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری دامت برکاتہم

گزشتہ ماہ شدید علیل رہے۔ الحمد للہ اب افاقہ ہے اور وہ رو بصحت ہو رہے ہیں۔ آپ نے ناسازیٔ طبع کے باوجود ملتان شہر اور مضافات میں تقریباً سات اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ مسجد نور ملتان، رہائش گاہ محمد معاویہ، بستی سیالاں ملتان اور جامع مسجد کرنالوی قاسم بیلہ ملتان میں اجتماعات بہ سلسلہ خلیفہ راشد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے خطاب فرمایا۔ قائد احرار شدید علالت کی وجہ سے ضلع رحیم یار خان کے سالانہ اجتماعات احرار میں شرکت نہ فرما سکے۔ احباب سے درخواست ہے کہ حضرت امیر الاحرار کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

آپ نے ۶، نومبر ۱۹۹۸ء سے ۲۵، نومبر تک ضلع رحیم یار خان کا طویل تبلیغی و تنظیمی دورہ کیا۔ مختلف بستیوں اور شہروں میں منعقدہ سالانہ اجتماعات احرار سے خطاب فرمایا۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی مدظلہ، سید محمد کفیل بخاری اور مولانا فیض [illegible] صاحب بھی

بعض مقامات پر آپ کے ہمراہ رہے۔ اور اجتماعات سے خطاب کیا۔ ۱۶، نومبر کو حضرت پیر جی مد ظلہ نے جامعہ موسویہ جلال پور پیر والہ ضلع ملتان میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا فقیر اللہ رحمانی اور حافظ محمد اکرم صاحب اس پورے سفر میں آپ کے ہمراہ رہے۔ حضرت پیر جی ۲۶، نومبر کو چیچا وطنی پہنچے اور دار العلوم ختم نبوت کے طلباء کا امتحان لیا۔ ۲۷ / نومبر کو مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جبکہ بعد نماز جمعہ دار العلوم ختم نبوت کے حفظ قرآن مکمل کرنے والے طلباء کی سالانہ تقریب ختم قرآن میں شرکت فرمائی اور طلباء کو نصیحت فرمائی۔ ۴ دسمبر کو مسجد احرار ربوہ میں دوسری سالانہ مجلس قرأت منعقد ہوئی جس میں نامور قراء نے تلاوت قرآن کریم سے مسلمانوں کے ایمانوں کو منور کیا۔ ۹، دسمبر کو جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور کے طلباء کا امتحان لیا۔ حضرت پیر جی پورا ماہ رمضان مسجد احرار مدرسہ ختم نبوت ربوہ میں قیام فرمائیں گے۔ اجتماعات احرار سے خطاب کی روداد ان شاء اللہ آئندہ شمارے میں شائع ہوگی۔

سید محمد کفیل بخاری

۱۳، نومبر ۱۹۹۸ء جامع مسجد فاروقی جام پور میں بعد نماز جمعہ تا عصر خطاب، ۲۳ نومبر تک ضلع رحیم یار خان میں مختلف وقفوں کے ساتھ چند اجتماعات احرار سے خطاب ۳، دسمبر کو عید گاہ بہل ضلع بھکر میں خطاب۔ ۴ دسمبر کو سالانہ مجلس قرأت ربوہ میں شرکت اور ۵ تا ۱۱ دسمبر مولانا محمد مغیرہ کے ہمراہ تلہ گنگ اور چکڑالہ میں قیام۔ ملاقاتیں، تنظیم سازی اور خطاب

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی کی دفتر احرار چیچہ وطنی میں تشریف آوری

چیچہ وطنی (حافظ معاویہ رضوان) کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے ۱۴/ اور ۱۵ نومبر ۱۹۹۸ء کی درمیانی شب چیچہ وطنی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے بعد احرار کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ کی دعوت پر دو بجے رات دفتر مجلس احرار اسلام جامع مسجد چیچہ وطنی تشریف لائے جہاں خالد چیمہ کے علاوہ مولانا منظور احمد، چوہدری انوار الحق، حافظ جاوید اقبال سمیت دیگر کارکنوں نے حضرت اقدس کا استقبال کیا اس موقع پر حضرت نے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور مرزائیت کے خلاف مجلس احرار اسلام کا مضبوط اور موثر کردار تحریک ختم نبوت کی تاریخ کا سنہری باب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قادیانیوں کی تخریبی اور اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کا موثر سدباب کیے بغیر امن قائم کرنا قطعی ناممکن ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ دسمبر میں قادیان (بھارت) میں ہونے والے قادیانی اجتماع میں پاکستانی قادیانیوں کو ویزہ نہ دیا جائے کیونکہ قادیانی ملکی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ ہیں بعد ازاں حضرت نے دعا فرمائی۔